خصوصی شمارہ ۔ تحسین و تنقید

قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات
بسلسلہ خصوصی شمارہ (اگست)

★ جناب علامہ طالب ہاشمی صاحب ★ جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب
★ جناب میر افضل خان صاحب ★ جناب محمد یونس میو صاحب
★ جناب ابوسلمان شاہجہان پوری صاحب ★ جناب مولانا مفتی محمد ولی صاحب
★ جناب قاری محمد عبداللہ صاحب ★

عزیز القدر حافظ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، " الحق " کے خصوصی شمارہ (اگست ۱۹۹۷ء) کی اشاعت پر ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں ۔ اسے آپ نے بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے ۔ نقش آغاز پڑھ کر عمق قلب سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں ۔ ہم لوگ تو اب چراغ سحری ہیں ۔ معاشرے کی اصلاح اور ملک کی تعمیر اب آپ جیسے جوانان صالح کے کندھوں پر ہے ۔ زیر نظر شمارے میں ایک مقالے کے سوا باقی تمام مضامین نہایت بلندپایہ ، چشم کشا اور ایمان افروز ہیں ۔ مذکورہ مقالے کا عنوان ہے
" نظریہ پاکستان اور بانی پاکستان " ۔ میری دیانتدارانہ رائے ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر "الحق" جیسے صحیح الفکر پرچے میں ایسے مقالوں کی اشاعت مناسب نہیں ۔ اس مقالے میں فکری توازن کا فقدان ہے ۔ " تحقیقی " کے بجائے یہ مقالہ بڑی حدتک " ذاتی نوعیت " اختیار کرگیا ہے ۔
" بانی پاکستان " کے افکار اور نیت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ تصویر کا صرف ایک ہی (منفی) رُخ ہے ۔ مقالہ نگار نے تصویر کا دوسرا (مثبت) رُخ بالکل نظر انداز کردیا ہے یہ مقالہ ملت پاکستان کے مختلف طبقوں میں افتراق اور ذہنی انتشار کا باعث تو ہوسکتا ہے ، کسی تعمیری مقصد کے حصول میں ممد ثابت نہیں ہوسکتا ۔ اس کا سب سے بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ یہ اسلام دشمن مغرب زدہ طبقوں کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے ۔ بے دین اور اباحیت پسند منافقین اور غیر مسلموں کے ہاتھ میں یہ کہنے کے لیے ہتھیار فراہم کرتا ہے کہ بانی پاکستان تو ایک لادین ریاست قائم کرنا چاہتے تھے اسے ایک اسلامی ملک بنانے کا کیا جواز ہے ؟ صرف یہی نہیں بلکہ اس مقالہ کے مندرجات ان علماء ربانی کی تحقیر وتوہین کے مترادف ہیں ، جنہوں نے تحریک پاکستان کی زبردست حمایت کی ، بانی پاکستان کا دل وجان سے ساتھ دیا اور عامۃ الناس (یعنی عامۃ المسلمین) کو پاکستان کی ضرورت اور افادیت کا اس

طرح قائل کیا کہ یہ ایک جذبہ بن گیا جو ہر دل میں موجزن تھا، ایک پکار تھی جو ہر زبان پر جاری تھی ۔ایک دھڑکن تھی جو ہر سینے سے سنائی دیتی تھی ۔ پاکستان کی تخلیق کے پیچھے صرف یہ نظریہ کار فرما تھا کہ انگریز اور ہنود کی اقتصادی ، ذہنی اور سیاسی غلامی سے آزادی حاصل کی جائے اور ایک ایسا خطۂ زمین حاصل کیا جائے جس میں ہم اسلامی اقدار وافکار کے مطابق زندگی بسر کرسکیں ۔ ہماری ثقافت خالص اسلامی ثقافت ہو ، ہمارے معاشرے کا ہرفرد اسلام کا انسان مطلوب ہو ، ہمارا ملک اسلام کا قلعہ اور ہماری حکومت خلافت راشدہ کی طرز پر ایک مثالی حکومت ہو جس کا شعار دین حق کی سربلندی ، اخلاق حسنہ کی ترویج ، احترام انسانیت اور عدل ومساوات ہو ۔ اور یوں ارض پاک پر اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو اور یہ سرزمین اللہ کے نور سے جگمگا اٹھے ۔ اگر کوئی شخص پاکستان کے قیام کا مقصد کچھ اور بیان کرتا ہے تو وہ شرمناک کذب بیانی کا ارتکاب کرتا ہے ۔ تحریک پاکستان کے حامیوں میں ہر مسلک کے جید علماء کرام شامل تھے مثلاً علامہ شبیراحمد عثمانیؒ ، مولانا ظفراحمد عثمانیؒ ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ ، مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ ، مولانا داود غزنویؒ ، مولانا عبدالحامد بدایونیؒ ، مولانا ابوالحسنات قادریؒ ، مولانا اطہر علیؒ ، مولانا محمد سہول عثمانیؒ (مشرقی پاکستان) وغیرہم ان کے علاوہ بے شمار مشائخ اور صوفیہ کرام نے بھی تحریک پاکستان میں حصہ لیا ۔ یہ نظریہ پاکستان ہی تھا جو مسلمانوں کے عمومی نعرہ پاکستان کا مطلب کیا " لاالہ الا اللہ " کا محرک تھا ۔ یہ کہنا کہ " بانی پاکستان راسخ العقیدہ شیعہ تھے ۔ اگر وہ اسلامی حکومت کے خواہاں ہوتے تو ایک شعیہ اسٹیٹ قائم کرتے ۔ محض خلط مبحث اور بہتان طرازی ہے ۔ بانی پاکستان نے نہ کبھی اپنے آپ کو شیعہ کہا اور نہ سنی وہ اپنے آپکو ہمیشہ مسلمان کہتے تھے ۔ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے وہ لاہور آئے اور ایک دن شاہی مسجد لاہور میں نماز ظہر ادا کی ۔ امام صاحب سنی حنفی تھے ، بانی پاکستان نے ہاتھ باندھ کر نماز ادا کی ۔ اس بات کا راقم الحروف عینی شاہد ہے ۔ میں ان سے پچھلی صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ۔ پاکستان کا قیام کسی فرد واحد کی مساعی کامرہون منت نہیں بلکہ اس میں سینکڑوں علماء ربانی اور اہل اللہ کی مساعی کا بھی دخل ہے کوئی مائی کالال اسے شیعہ اسٹیٹ نہیں بنا سکتا تھا ۔ بانی پاکستان نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے استغاضہ کیا تھا وہ ان کے بےحد مداح اور عقیدت مند تھے (ملاحظہ ہو " قائداعظم کا مذہب اور عقیدہ " از منشی عبدالرحمن خانؒ ملتانی مصنف سیرت اشرف تھانویؒ ، تعمیر پاکستان وعلماء ربانی وغیرہ) ۔ بانی پاکستان نے اپنی کئی تقریروں میں احکام قرآن ہی کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا ۔ یہ تقریریں مرتب ہوکر شائع ہوچکی ہیں ۔ معلوم نہیں مقالہ نگار نے ان تقریروں کو کیوں نظرانداز کردیا اور بانی پاکستان